

نجاست سے فدیہ دینا

نمبر 3458

ایک خطبہ

مئی 1915 بروز جمعرات شائع ہوا 13

خادم خُدا سی۔ ایچ۔ اسپرجن کی زبانی

میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن میں

خُداوند کے دن شام کے وقت، 9 فروری 1868 کو بیان ہوا

"اور گدھے کے ہر پہلوٹھے کو تُو ایک بڑہ سے فدیہ دے۔ اور اگر تُو اُس کا فدیہ نہ دے، تو اُس کی گردن توڑ ڈال۔"
(خروج 13:13)

ہم نے عبادت کے ابتدائی حصّہ میں وہ حکم خُداوند سُنّا، جس میں فرمایا گیا کہ انسان و حیوان کا ہر پہلوٹھا خُدا تعالیٰ کا مقدّس حق ہے۔ یہ شریعت، خُداوند کے اُس عجیب و غریب فدیہ کی یادگار تھی، جو اُس نے پہلوٹھوں کو مصر کی غلامی سے رہائی دے کر دکھایا، اور ساتھ ہی ساتھ، یہ تقاضا بھی برحق تھا کہ جنہیں خُدا نے معجزانہ طور پر بچایا، وہ ہمیشہ کے لیے اُسی کے ہو جائیں۔

لیکن یہاں ایک مشکل درپیش ہوئی، کہ وہ حیوانات جو شریعت کی رُو سے ناپاک گئے جاتے تھے، اُنہیں خُدا کے حضور کیسے چڑھایا جا سکتا؟ بہت سے حیوانات انسان کے لیے کارآمد تھے، مثلاً باربرداری کے لیے، مگر وہ اُن طاہر جانوروں کی فہرست میں نہ آتے تھے جن کی خُداوند نے قربانی کی اجازت دی تھی، یعنی جو کُھر پھاڑتے اور جگالی کرتے۔ ان ہی میں گدھا بھی شامل تھا — ایک نہایت مفید جانور، خصوصاً مشرقی اقلیموں میں، لیکن ناپاک گردانا گیا۔

پھر یہ پہلوٹھا گدھا خُدا کو کیسے پیش کیا جاتا؟ اُس کا خُدا کے حضور مقبول ہونا کیسے ممکن تھا؟ ہمارا متذکرہ آیت اُسی سوال کا حل فراہم کرتی ہے۔ وہاں ایک تبدیلی کا ذکر ہے — ایک بڑہ گدھے کے بدلے میں چڑھایا جاتا، اور یوں گدھا فدیہ پا کر رہا کیا جاتا۔ لیکن اگر مالک اُس کے بدلے بڑہ دینے کو راضی نہ ہوتا، تو پھر اُس کی گردن توڑ دی جاتی — یعنی وہ ہلاک کر دیا جاتا۔

یہ آیت ہمارے لیے گہرا رُوحانی مطلب رکھتی ہے۔ اس کا مفہوم چار پہلوؤں پر مشتمل ہے، اور ہم ان چاروں پہلوؤں پر روشنی ڈالیں گے۔ ظاہر ہے کہ یہ کسی نہ کسی طور پر ہماری اور مسیح کی حالت کی تمثیل ہے، اور ہمیں خُدا کے حضور اپنی حالت کا پتا دیتی ہے۔

پس پہلا نکتہ یہ ہے کہ

I

جس طرح گدھا، جو ناپاک تھا، خُدا کے حضور مقبول نہ ہو سکا، اُسی طرح غیر مُبدّل انسان، جو ناپاک ہے، خُدا تعالیٰ کے حضور مقبول نہیں۔

کیا کبھی تُو نے اِس امر پر غور کیا کہ شریعت موسوی کی رُو سے انسان بھی ناپاک مخلوق کے زمرے میں آتا ہے؟ موسوی شریعت کے مطابق، صرف وہی جانور پاک تھے جو کُھر پھاڑتے اور جگالی کرتے۔ اب انسان ان میں سے کسی ایک شرط پر پورا نہیں اُترتا، اِس لیے شریعت اُسے گناہگار ٹھہراتی ہے اور وہ ناپاک حیوانات کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔

پس انجیل کی یہ کتنی حیرت انگیز قدرت ہے کہ وہ ہمیں فدیہ دے کر، خُدا کی بھیڑیں، اور مسیح کے گلّے کی بڑیاں کھلاتی ہے، یہاں تک کہ ہم خود خُداوند یسوع المسیح کے نام کو اُٹھاتے ہیں، اور اُس حیوانی حالت سے، جس میں گناہ نے ہمیں گرا دیا تھا، اُٹھا کر ہمیں آسمانی مقاموں پر، مسیح یسوع میں حکومتوں اور اختیارات سے بھی بالا بٹھایا جاتا ہے۔ گناہ کے سبب شریعت کے نیچے آ کر انسان گہرائیوں میں جا پڑا، لیکن فضل کے وسیلہ سے، یسوع مسیح میں اُسے بلندیوں پر پہنچایا گیا۔

مگر ہم پھر اُسی بات پر آتے ہیں جہاں سے ابتدا کی تھی،
یعنی یہ کہ انسان نے گناہ کے سبب گدھے کی مانند ناپاک مخلوق کی صورت اختیار کر لی ہے
جو خُدا کے حضور مقبول خدمت بجا لانے کے لائق نہیں۔

پہلی بات یہ ہے کہ ہر انسان نے پہلے ہی خُدا کی شریعت کو توڑا ہے
،اور چونکہ خُدا وہی خدمت قبول کرتا ہے جو اُسی کی مانند کامل ہو
اس لیے کوئی غیر مُبَدِّل انسان ایسی کامل فرمانبرداری نہیں دے سکتا
جو خُدا کے حضور مقبول ہو۔

—اُس کی شریعت ایک نہایت حسین بلوریں صراحی کی مانند ہے
،اگر وہ سالم ہے تو صحیح و سالم ہے
،لیکن اگر معمولی سی خراش یا دراڑ بھی ہو
تو وہ صراحی ٹوٹ چکی کہلاتی ہے۔
—وہ ایک عظیم زرّیں زنجیر کی مانند ہے
جب تک پوری ہو، نہایت قیمتی و کارآمد ہے
،لیکن اگر ایک کڑی بھی ٹوٹ جائے
تو ساری زنجیر منقطع ہو جاتی ہے۔

پس اگر کوئی انسان خُدا کی شریعت کو بغیر کسی نقص یا خطا کے پوری نہ رکھے
تو وہ خُدا تعالیٰ کے حضور ہرگز مقبول نہیں ٹھہر سکتا۔

اب ہم میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں جس نے شریعت کے احکام میں سے کسی ایک کو نہ توڑا ہو۔
بلکہ مجھے اندیشہ ہے کہ ہم سب نے، اگرچہ عمل سے نہیں، تو کلام یا خیال سے
تمام احکام کی خلاف ورزی کی ہے
یہاں تک کہ خُدا کے عدل کے تخت کے سامنے ہم ہر الزام کے تحت اپنے آپ کو مجرم ٹھہرانے پر مجبور ہیں
اور اپنے اعمال کی بنا پر مقبول ہونے کی اُمید نہیں رکھ سکتے۔

:یسعیاہ نبی کا وہ قول کس قدر ہلا دینے والا ہے
،ہم سب کے سب ناپاک کی مانند ہو گئے"
"اور ہماری تمام راستبازیاں آلودہ چیتھڑوں کی مانند ہیں
— وہ یہ نہیں فرماتا کہ ہماری بدکرداریاں ایسی ہیں — نہیں، وہ تو اس سے بھی بدتر ہیں
بلکہ ہماری راستبازیاں ایسی ہیں؛
یعنی وہ سب کچھ جو غیر مُبَدِّل فطرت لا سکتی ہے
،وہ بھی اتنا ناپاک ہے کہ جیسے کوئی چیتھڑا جو دکھانے کے قابل بھی نہ ہو
بلکہ جلا دینے کے لائق ہو۔

ہاں، اے وہ لوگو جو اپنے نیک اعمال کے ذریعہ راستباز ٹھہرنے کی جُستجو کرتے ہو
،تم سانس پھلا پھلا کر، بڑی محنت اور تگ و دو سے اپنی زندگی گزار دو
،لیکن تمہاری ساری کوششیں ناکام ہی رہیں گی
،کیونکہ تم، جب تک تم وہی ہو جو ہو
ایسی راستبازی پیدا ہی نہیں کر سکتے
جو خُدا کے حضور مقبول ہو، کیونکہ تم پہلے ہی گناہگار ٹھہر چکے ہو۔

اور اس کے علاوہ، انسان کا دل بھی بیگانہ ہو چکا ہے۔
ہم خود بھی کبھی کسی دشمن کی خدمت قبول نہ کریں گے
یا اُس خدمت کو جو بغیر توبہ کے جذبے کے بجا لائی جائے۔
نہیں! کیونکہ اطاعت کی اصل روح دل کے سپردگی میں ہے۔
جب تک انسان کا دل نیا نہ بنایا جائے
،اور جب تک وہ اُس خُدا سے محبت نہ کرے جسے اُس نے حقیر جانا
،اُس کے سب اعمال صرف ریاکار کی جھوٹی عبادت
،ظاہرداری کی مردہ رسم

یا غلام کی جبری خدمت کی مانند ہیں
اور ان میں سے کوئی بھی خُدا کے حضور مقبول نہیں۔

کیا تُو سمجھتا ہے کہ جب بے دین انسان دُعا کے الفاظ دہراتا ہے
اور اُس کا دل اُس میں شامل نہیں ہوتا
تو خُدا اُس دُعا کو قبول کرتا ہے؟
میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ وہ دُعا بذاتِ خود گناہ ہے
اور خُدا تعالیٰ کے لیے ایک بڑی گستاخی۔

جب بے دین شخص خُدا کے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے
اور اُن جیسا بننے کا ڈھونگ رچاتا ہے
اور اُن کے عقائد کو دہراتا ہے
اور اُن باتوں پر ایمان ظاہر کرتا ہے جن پر وہ دل سے ایمان نہیں رکھتا
تو وہ خُدا کے حضور جھوٹ بولتا ہے
اور اُس کی زبانی گواہی خُدا کے حضور ناقابلِ قبول ہے۔

ہر وہ مذہبی عمل جو محض ظاہر میں ہو
اور جس میں دل کی شراکت نہ ہو
نہ صرف خُداوند کے حضور قابلِ قبول نہیں
بلکہ اُس کے نزدیک گھناؤنی و مکروہ ہے۔
پس، جو شخص خُدا سے محبت نہیں رکھتا
وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے حضور کیسے مقبول ٹھہر سکتا ہے؟

اور اس سب کے علاوہ
غیرمُبدل انسان کی کوئی خدمت ایسی نہیں
— جو بذاتِ خود گناہ سے آلودہ نہ ہو
خصوصاً ایک گناہ سے: خودی کی راستبازی۔

اگر کوئی شخص نیکی کے کام اس نیت سے کرتا ہے
کہ اُس کے بدلے میں اجر حاصل کرے
تو وہ خُدا کا خادم نہیں
بلکہ اپنے آپ کا خادم ہے۔
اگر میں خُدا کی شریعت کی فرمانبرداری کرتا ہوں
یا اس کا دعویٰ کرتا ہوں
مگر میرا اصل محرک صرف اپنا بچاؤ اور اپنی خوشی ہو
تو ظاہر ہے کہ "خودی" ہی اصل بادشاہی کر رہی ہے۔
میں فی الواقع خُدا کی اطاعت نہیں کر رہا کہ وہ میری رُوح کی خوشی ہے
نہ میں اُسے اپنے تمام دل، جان اور طاقت سے محبت کرتا ہوں
بلکہ میں اپنے آپ سے محبت کرتا ہوں
اور اس خودغرضی کو اس جھوٹے لبادے میں چھپاتا ہوں
کہ گویا میں خُدا سے محبت کرتا ہوں۔

اے لوگو، جو کسی نہ کسی رُوحانی لبادے میں
اپنے آپ کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہے ہو
تم چاہے کچھ بھی کر لو
زندہ خُدا کی خدمت نہیں کر سکتے۔
تمہاری پاک ترین خدمت بھی
اُس کے لیے ایک نفرت انگیز دھواں ہو گی
اور وہ تمہاری بہترین نذر کو بھی رد کر دے گا
کیونکہ وہ "اجنبی آگ" سے پیش کی گئی ہے
اور اس لیے ناقابلِ قبول ہے۔

مزید برآں، انسان کی فطرت ہی ایسی ہے
 ،کہ وہ خُدا کے غضب کے لائق ہے
 اور خُدا اُسے بطور مخلوق بھی قبول نہیں کر سکتا۔
 کوئی بادشاہ یہ پسند نہیں کرے گا
 کہ اُس کی خدمت کرنے والا شخص ناپاک ہاتھوں والا ہو
 — جو ہر جگہ نجاست پھیلائے
 اور ہم اُسی مانند ہیں۔
 ہم کبھی نہیں چاہیں گے
 ،کہ ہمارے خادموں میں کوئی مکروہ بیماری
 ،کوئی نفرت انگیز کوڑھ ہمیشہ ہمارے سامنے ہو
 مگر گناہ بھی اُسی قسم کی بیماری ہے۔

”تُو اتنا پاک نظر رکھتا ہے کہ بدی کو دیکھ نہیں سکتا“
 اور شرارت پر نظر نہیں کر سکتا۔
 :میں نے سُنّا کہ کسی نے یہ آیت یوں بیان کی
 :”تُو اُسے صرف نفرت سے دیکھتا ہے۔“
 — لیکن نبی نے اِس سے بھی زیادہ سخت کہا
 ”اِکے“ تُو اُسے دیکھ ہی نہیں سکتا
 ،وہ گناہگاروں کے لیے بہسم کرنے والی آگ ہے
 ،اور جو توبہ نہیں کرتے
 :اُن کے بارے میں خُدا فرماتا ہے
 ،میں اُنہیں چیر ڈالوں گا“
 ”!اور کوئی نہ ہو گا جو چھڑائے

کیونکہ مسیح کے بغیر، خُدا بے دین کو برگز برداشت نہیں کر سکتا۔

وہ ایک گھڑی بھر کے لیے بھی
 ،اِس دنیا کو باقی نہ رہنے دے
 ،اگر درمیان میں ”سفارشی“ نہ آکھڑا ہو
 کیونکہ ابدی خُدا کی بے عیب پاکیزگی
 گناہ کو اپنے آس پاس برداشت نہیں کر سکتی۔

وہ اپنی کائنات سے
 ،ہر باغی کو فنا کر دے گا
 اپنے دشمنوں سے نجات پانے کے لیے
 ،تباہی کے جھاڑو سے سب کچھ صاف کر دے گا
 اور اپنے دشمنوں کو ایسے جھاڑے گا
 جیسے کوئی شخص اپنے پاؤں کی خاک جھاڑ دیتا ہے۔

!اب یہ کس قدر پُربینیت حقیقت ہے
 — یہ مت سمجھو کہ یہ میری اپنی بات ہے
 ،یہ دراصل خُدا کے کلام کی تعلیم ہے
 کہ غیرمُبدل انسان ناپاک ہے
 اور خُدا کے حضور مقبول نہیں ہو سکتا۔
 ،جو ایمان نہیں لاتا، وہ پہلے ہی سے مجرم ٹھہرا ہے“
 ”کیونکہ اُس نے خُدا کے بیٹے کے نام پر ایمان نہیں لایا۔
 ،غیرمُبدل انسان بگڑا ہوا ہے
 وہ خطاؤں اور گناہوں میں مردہ ہے۔

اب یہ کلام تم میں سے بعض کے لیے ہے۔
 ،یہ اُن کے لیے ہے جو نیک سیرت اور خوش اخلاق ہیں

جو اپنی دانست میں بڑے باخلاق اور شرافت سے بھرے ہوئے ہیں۔
 یہ صرف اُن کے لیے نہیں جو بدترین گناہگار ہیں
 — بلکہ ہر طبقہ اور حالت کے انسانوں کے لیے ہے
 حتیٰ کہ اُن مذہبی لوگوں کے لیے بھی
 ، جو ظاہری دینداری رکھتے ہیں
 ، لیکن اگر تمہارے دل خُداوند کے حضور راست نہیں
 ، اور اگر تم نے یسوع پر ایمان نہیں لایا
 ، تو تم، جتنا چاہو کوشش کرو
 ، کبھی بھی "باہمت خُدا" کے حضور قبول نہیں کیے جا سکتے
 جیسے کہ گدھا خُدا کے مذبح پر قربان ہونے کے لائق نہ تھا۔

لیکن اب ہم اُس دوسرے اٹل سچ کی طرف بڑھتے ہیں
 : جو اس آیت میں مضمر ہے، یعنی

II

انسان کی وہ خدمت، جو خُدا کے لیے ناقابلِ قبول ہے، پھر بھی خُدا کا واجب حق ہے۔ .

خُدا گدھے کو قبول نہ کر سکا کیونکہ وہ ناپاک تھا
 تو بھی وہ اُسی کا تھا، کیونکہ خُدا کا دعویٰ
 — ہر پہلو پر محیط تھا — خواہ وہ پہلو پاک ہو یا ناپاک
 اور یہ دعویٰ باقی رہتا ہے، موقوف نہیں ہوتا۔

— اے گناہگار! تُو خُدا کی خدمت نہیں کر سکتا
 تُو بیش از حد گناہ آلود ہے؛
 تیرا دل بُرا ہے؛
 تیری عبادت ناپاک ہے۔
 ، تو بھی، خُدا کا مطالبہ تجھ سے ایک کامل اور پاکیزہ زندگی کا
 اب بھی اتنا ہی قائم ہے جتنا ازل سے تھا۔
 ، نہ اُس کے مطالبہ میں کوئی کمی آئی
 نہ اُس کے عدل و صداقت میں کوئی لغزش ہوئی۔

بعض الہیات دانوں نے یہ بات پیش کی ہے
 ، کہ خُدا انسان سے وہی کچھ چاہتا ہے جو وہ کر سکتا ہے
 لیکن جو غور و فکر کرتا ہے، وہ جلدی پہچان لے گا
 ، کہ یہ نہایت فریب دہ اور جھوٹی بات ہے
 کیونکہ خُدا کی شریعت ہماری حالت سے متاثر نہیں ہوتی۔
 ، خُدا نے جو کچھ اُس وقت انسان سے چاہا جب وہ کامل تھا
 اب بھی وہی کچھ چاہتا ہے جب وہ گناہ گار ہے۔

خُدا کی شریعت پاک ہے، عادل ہے، اور نیکو ہے۔
 اگر وہ کبھی سخت معلوم ہو، تو یہ کہنا ہوگا
 — کہ خُدا نے ناحق وہ شریعت دی
 ، اور اگر وہ اب اُسے ہماری خاطر نرم کرے
 ، تو گویا وہ اپنی پاکیزہ عدالت کو جھٹلاتا ہے
 — اپنے شریعت کے تختیوں کو مسخ کرتا ہے
 !خدا نہ کرے کہ ایسا ہو

عام زندگی میں بھی تم جانتے ہو
 کہ آدمی کبھی کبھی وہ کرنے کا پابند ہوتا ہے
 جس کے کرنے کی اُس میں طاقت نہیں۔

اگر کوئی تمہارا قرض دار ہو، اور کہے
کہ وہ ادا نہیں کر سکتا
— تو تم یہ نہ کہو گے کہ وہ بری الذمہ ہو گیا
نہیں، وہ اب بھی مقروض ہے۔

اگر جب وہ قرض لیتا تھا، ادا کرنے کے قابل تھا
— تو وہ قرض تھا
اور اب اگر وہ ادا نہیں کر سکتا
تو وہ قرض پھر بھی باقی ہے۔

یقیناً، کچھ ایسے ذرائع ہیں جن سے قرض معاف ہو سکتا ہے
— جیسے نجات کے ذرائع جن سے گناہ سے خلاصی مل سکتی ہے
مگر یہ بات سچ ہے کہ
ادائیگی کی طاقت نہ ہونا
ادا کرنے کے قرض کو ختم نہیں کرتا۔
اسی طرح خدا کے ساتھ بھی معاملہ ہے۔

اے گناہگار
— خدا نے تجھے گناہگار نہیں بنایا
جب تُو اُس کے ہاتھوں سے نکلا
تو پاک اور راستباز تھا۔
تیرے گناہ تیرے اپنے ہیں
تیری کمزوری، تیری نافرمانی
— تیرا دل کا انکار
یہ سب تیرے اپنے ہیں
اور تُو ان سے بری الذمہ نہیں ہو سکتا
بلکہ یہی تیرے خلاف گواہ بنیں گے
اور تجھے عدالت میں مجرم ٹھہرائیں گے۔

ایک اور مثال لے لو:
بعض چور ایسے پکے چور بن جاتے ہیں
— کہ کہا جاتا ہے — اور بجا کہا جاتا ہے
کہ اُن کے لیے دیانت داری ممکن ہی نہیں رہی۔
وہ قید سے نکلتے ہیں اور فوراً چوری پر اُتر آتے ہیں
ایسا لگتا ہے جیسے انہیں سکون ہی نہ ملتا ہو
جب تک کہ وہ پھر عدالت کے سامنے نہ ہوں۔

مگر کیا تم نے کبھی ایسے چور کو یہ کہتے سنا
جناب! میں دیانت دار نہیں رہ سکتا"
میری طبیعت چوری کی طرف ایسے جھکتی ہے
کہ قانون کو میری خاطر بدل دینا چاہیے
کیونکہ میں دیانت داری کا جذبہ کھو بیٹھا ہوں؟"
تم کہو گے: "نہیں
بلکہ اُسے قید میں رکھنا چاہیے
کیونکہ یہ اور بھی بڑا جرم ہے
کہ کوئی اپنے بُرے دل کو
"اپنے بُرے اعمال کا بہانہ بنائے۔"

یاد رکھ
اے گناہگار
کہ مسیح کے پاس آنے کی تیری نااہلیت

تیری بدبختی نہیں، بلکہ تیرا گناہ ہے۔
خُدا کی شریعت پر چلنے میں تیری ناکامی
،تیری بدنصیبی نہیں
بلکہ تیری سرکشی اور بغاوت ہے۔

،چونکہ تُو ناپاک اور بدکار ہے
،تو یہ سوچ کہ تُو کچھ نہیں کر سکتا
— تجھے دہلانا چاہیے
کیونکہ تجھے ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔

،اگر یہ نااہلیت جسمانی ہوتی
— تو شاید معافی ممکن ہوتی
،مگر چونکہ یہ روحانی اور اخلاقی ہے
،اور تیرے ارادے سے وابستہ ہے
اس لیے تُو ہرگز معذور نہیں ٹھہرتا۔

،گدھا قبول نہ تھا
لیکن گدھا خُدا کا تھا۔
،تُو جیسا ہے، غیر مُبَدِّل
— ویسا قبول نہیں
تو بھی، خُدا کا دعویٰ تجھ پر باقی ہے۔

اور ہر بے فائدہ بات
،جو تُو اپنی زبان سے کہے گا
خُدا تجھ سے اُس کا حساب لے گا۔
،اور چونکہ تُو نے اُس کی خدمت نہ کی
وہ تجھے سزا دے گا۔
،اور چونکہ تُو نے مسیح پر ایمان نہ لایا
آخری دن تجھے عدالت کے کٹہرے میں بلایا جائے گا۔

،لیکن اب ہم اگلی بات کی طرف بڑھتے ہیں
— جو اس آیت سے ظاہر ہوتی ہے
:یعنی کہ اس مشکل کا حل یہ تھا

III

اُسے فدیہ کے وسیلہ سے چھڑایا جائے۔

”ہر پہلوٹھے گدھے کو تُو ایک برّہ کے عوض فدیہ دے۔“

،آہ! کس قدر جلالی خوشخبری اِس فرمان میں چمکتی ہے
!جب انسان کی مخلصی کے ساتھ جوڑی جائے
،یہودی شاید تھوڑی دیر توقف کرے
،اور سوچے: ”میں چاہتا ہوں کہ یہ گدھا بڑا ہو جائے
کیونکہ مجھے باربرداری کے لیے اس کی حاجت ہے؛
— مگر اِس کے بدلے ایک برّہ کو ذبح کرنا ہو گا
“اور برّہ شاید دونوں میں زیادہ قیمتی ہے۔

میں تصور کر سکتا ہوں کہ گھر میں مشورہ ہو رہا ہے
کہ کیا کیا جائے۔
،کبھی کبھی شاید گدھا زیادہ عزیز ہو

اور کبھی برّہ۔
بہر حال، آخر کار یہ طے پایا کہ
برّہ مرے اور گدھا جیتا رہے۔

— اب ہم اپنی حالت پر نظر ڈالیں
کیا کبھی کوئی مشورہ ہو سکتا تھا کہ
ہماری نافرمان، گناہ آلود
اور بغاوت سے بھری ہستی زیادہ قیمتی ہے
یا خُدا کا برّہ
یعنی باپ کا اکلوتا
مسیح خُداوند؟

ہم سب مل کر
اور نسل انسانی کے کروڑوں اربوں لوگ بھی
اُس قیمتی خُداوند یسوع کی برابری نہیں کر سکتے۔
اگر سارے فرشتے بھی شامل کر دیے جائیں
اور وہ تمام مخلوقات بھی جنہیں خُدا نے خلق فرمایا
تب بھی وہ اُس کے برابر نہیں ہو سکتے
جو باپ کے جلال کی تابانی
اور اُس کی ذات کا کامل عکس ہے۔

تو بھی اُس نے اپنے بیٹے کو دریغ نہ کیا”
”بلکہ ہم سب کے واسطے اُسے حوالہ کر دیا۔
اور یہی وہ خوشخبری ہے
— جو ہم تمہارے سامنے بار بار سناتے ہیں
کہ یسوع مسیح، خُدا کا برّہ
گناہ آلود، ناپاک، اور مردود انسان کے لیے
فدیہ کے طور پر خُدا کو چڑھایا گیا۔

تاکہ ہم نہ مریں
مسیح مر گیا؛
تاکہ ہم لعنت میں نہ پڑیں
یسوع لعنتی ٹھہرایا گیا
اور صلیب پر لٹکایا گیا؛
تاکہ ہمیں قبولیت حاصل ہو
اُسے رد کیا گیا؛
تاکہ ہمیں منظوری ملے
وہ ذلیل کیا گیا؛
اور تاکہ ہم ابدی زندگی پائیں
اُس نے سر جھکا کر جان دے دی۔

اگر کوئی شخص الہیات کو سمجھنا چاہتا ہے
تو اُسے یہیں سے آغاز کرنا چاہیے۔
یہی پہلا اور بنیادی نکتہ ہے۔
اگر میرے تمام خادم بھائی
یہی تعلیم سچائی سے اور راستی سے مانتے ہوں
تو میں اُن سے کسی اور بات پر جھگڑا نہ کروں گا۔

مارتن لوتھر نے ایمان سے راستبازی کی تعلیم پر زور دیا
اور بجا طور پر دیا
کیونکہ اُس کے زمانے میں

یہی معرکہ کا میدان تھا۔
لیکن میرے خیال میں
آج کا سب سے بڑا معرکہ
مسیح کی طرف سے فدیہ دینے کی تعلیم پر ہے
جہاں خون کے چھیٹے پڑے ہیں
اور لڑائی سب سے زیادہ شدت سے ہو رہی ہے۔

یہ کہ یسوع مسیح
— گناہگاروں کی جگہ سزا پایا
وہ قہر جو اُس کے لوگوں پر آنا تھا
، اُس نے اُسے برداشت کیا
اور وہ تلخی کا پیالہ
، جو ہمیں پینا تھا
— اُس نے آخر تک پی لیا
یہ سب سے جلیل و اعلیٰ صداقت ہے۔

اور اگر دنیا کے سارے مسیحی
، ایک بھیانک قربان گاہ پر جلانے جائیں
تو بھی یہ قربانی کم ہو گی
اگر اس حق کو پوری زمین پر قائم رکھنا مقصود ہو۔

اب اکثر لوگ جانتے ہیں کہ
، انہیں مسیح کے وسیلہ سے نجات ملتی ہے
— لیکن مجھے خوف ہے
جی ہاں، مجھے ڈر ہے
کہ یہ بات صاف طور پر نہیں سنائی دیتی
کہ مسیح ہمیں کیسے نجات دیتا ہے۔

، اے میرے عزیز سننے والے
میں نہیں چاہتا کہ تو
یہ جانے بغیر چلا جائے۔
یسوع مسیح دُنیا میں آیا
تاکہ اپنے لوگوں کے گناہوں کو
، اپنے اوپر لے
اور اُن کے لیے سزا پائے۔

، اور اگر مسیح اُن کے گناہوں کے لیے سزا پا چکا ہے
تو وہ دوبارہ سزا نہیں پا سکتے۔
مسیح کی اُن کی جگہ سزا پانا
، خُدا کے عدل کا پورا بدلہ ہے
اور اُن کی نجات یقینی ہے۔

، جن کے لیے مسیح فدیہ ہوا
وہ کبھی ہلاک نہیں ہو سکتے
جس طرح خود مسیح ہلاک نہیں ہو سکتا۔
یہ ممکن ہی نہیں
— کہ جہنم انہیں اپنی گرفت میں لے
ورنہ خُدا کی عدالت اور راستی کہاں ہے؟

، کیا وہ پہلے انسان سے مطالبہ کرتا ہے
، پھر ایک فدیہ قبول کرتا ہے

پھر اُسی انسان سے دوبارہ مطالبہ کرتا ہے؟
 کیا وہ قرض کا تقاضا کرتا ہے،
 اور اُسے مسیح کے ہاتھ سے وصول کرتا ہے
 پھر اُسی قرض کے لیے ہمیں دوبارہ گرفت میں لیتا ہے؟
 اگر ایسا ہے
 تو آسمان کی عدالت میں
 عدل کہاں ہے؟

خُدا کی عظمت،
 خُدا کی وفاداری
 — خُدا کی راستی
 یہ سب گواہ ہیں
 — ہر اُس جان کے لیے جس کے لیے مسیح مرا
 کہ اگر مسیح اُس کے لیے مرا
 تو وہ نہ مرے گا
 نہ شریعت کی لعنت کے نیچے آئے گا۔

پس کوئی کہتا ہے، 'میں کیسے جانوں کہ مسیح میری جان کے لیے مرا؟' اے صاحب، کیا تُو اُس پر توکل کرتا ہے؟ کیا تُو ابھی
 اُس پر بھروسہ کرے گا؟ اگر ہاں، تو یہی ہے اُس کے فدیہ یافتہ لوگوں کی پہچان۔ یہی بادشاہ کی مہر ہے اُس کے خزانے پر۔ یہی
 عظیم چرواہے کی علامت ہے اُن سب پر جنہیں اُس نے اپنے خون سے خریدا ہے۔

اگر تُو اُسے اپنی نجات کا بے سہارا ستون مان لے، اور اپنی اُمید ابدی کی بنیاد فقط اُسی پر رکھے، تو تُو اُس کا ہے، اور تیرے
 گناہ اُس پر ڈالے گئے ہیں۔ اور جہاں تک تیری راستبازی کا تعلق ہے، تو تیرے پاس اپنی کوئی راستبازی نہیں، لیکن مسیح کی
 راستبازی تیری ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان ہوا، بڑہ قربان ہوا — گدھا بچا لیا گیا۔ ناپاک جانور جیتا رہا — پاک جانور مر گیا۔ جگہوں کا تبادلہ ہوا۔

اسی طرح مسیح گناہگار کی جگہ لیتا ہے۔
 "مسیح اپنے آپ کو گناہگار کے مقام پر رکھتا ہے، اور ہم کیا پڑھتے ہیں؟" وہ خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا
 اور جب خطاکاروں کے ساتھ شمار کیا گیا، تو پھر کیا ہوا؟
 یہ کہ اُسے خطاکار کی مانند مار ڈالا گیا۔
 اُسے دو مجرموں کے درمیان مصلوب کیا گیا۔
 اُسے ایک بدکار کی موت سہنی پڑی
 اور اگرچہ اُس میں کوئی گناہ نہ تھا
 "تو بھی" خداوند نے ہم سب کی بدکاری کو اُس پر لاد دیا۔

وہ خُدا کے حضور اپنے سب لوگوں کا نمائندہ تھا
 اور اُس کے لوگوں کے سب گناہوں نے اُسے ڈھانپ لیا
 یہاں تک کہ اُس نے قہر کا پیالہ پی لیا
 اور تب اُس نے اپنے لوگوں کے گناہوں کا وہ بولناک بوجھ اتار پھینکا
 اور اپنے برگزیدوں کے قصور کا وہ بھاری بوجھ
 — قبر میں پھینک دیا
 وہیں اُسے ہمیشہ کے لیے دفن کر دیا۔

اور اپنے جی اُٹھنے میں
 اُس نے اُنہیں بریت اور ابدی زندگی کی ضمانت دی۔

آہ! اے میرے سننے والو،
 کاش میرے پاس ہزار زبانیں ہوتیں
 تاکہ میں اِس ایک حق کو پکار پکار کر سنا سکوں
 چونکہ میرے پاس نہیں
 تو میں اُن سب کی زبانوں سے یہ کہلوانا چاہتا ہوں

جو اس صداقت کی قدر جانتے ہیں۔
 بیماروں سے کہو
 مرتے والوں سے کہو
 نوجوانوں سے کہو
 بوڑھوں سے کہو
 ہر درجہ اور ہر قسم کے گناہگاروں سے کہو
 کہ نجات اُن کے اعمال سے نہیں
 نہ اُن کے جذبات سے
 بلکہ فقط اُس شخص میں ہے
 جو کبھی مصلوب ہوا
 اور اب ابدی زندگی کی قدرت میں
 خُدا کے تخت کے سامنے زندہ ہے۔

”اور اگر وہ پوچھیں، ”تمہارا مطلب کیا ہے؟
 تو اُن سے کہو
 کہ یہ شخص کوئی اور نہیں
 بلکہ سب پر حاکم خُدا ہے
 جو ابد تک مبارک ہے
 اور اُس نے انسان بننے کی خاکساری کی
 اور اپنے لوگوں کے گناہ اپنے اوپر لیے
 اور اُن کے جرم کے لیے سزا پائی
 تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے
 ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔

راستباز نے ناراستوں کے لیے جان دی
 تاکہ ہمیں خُدا کے حضور لے آئے۔

— یہی خوشخبری ہے
 یہی مغز، یہی اصل
 اور یہی تمام کلام پاک کا نچوڑ ہے۔
 تم باقی کتاب کے بارے میں کہہ سکتے ہو
 — کہ وہ تو صرف لپیٹنے والے پردے ہیں
 لیکن اس پردے کے اندر جو پوشیدہ ہے
 — وہ یہی صداقت ہے
 کہ مسیح نے ہماری جگہ لی۔

یہ کتاب تو فقط صندوقچہ ہے
 اور مسیح ہی وہ جوہر ہے
 وہ خزانہ ہے جس کے لیے یہ صندوق بنا ہے۔

اس سچائی پر ایمان لاؤ۔
 اسے فقط ایک تعلیم کے طور پر نہ مانو
 بلکہ اس پر اپنی جان ڈال دو
 اور کہو
 ”اگر ایسا ہے“
 تو میں اُس کی قدرت پر توکل کروں گا
 جس نے مجھ گناہگار سے محبت کی
 میرے لیے جیا
 اور میرے لیے مرا
 ”تاکہ میں آزاد ہو جاؤں۔“

اور آخر میں خُدا کا ایک نہایت سنگین حق باقی ہے، یعنی

IV

جو فدیہ نہ پایا، وہ ضرور ہلاک ہو گا۔

،جو گدھا فدیہ نہ پایا
:اُسے جلد اور نہایت شرمناک موت دی گئی
”تُو اُس کی گردن توڑ ڈال۔“
،نہ وہ قربان گاہ پر لایا گیا
— نہ کوئی اور صورت بچی
بلکہ اُسے ناپسندیدہ جان کر
کلہاڑی سے مار دیا گیا
اور چھوڑ دیا گیا۔

— ہر مرد، عورت، اور بچے کے سامنے فقط یہی دو راہیں ہیں
،اگر تُو مسیح پر توکل کرے
تو فدیہ پایا، اور جیتا رہے گا۔
،اگر نہیں
تو تجھے اُس گدھے سے بھی بدتر انجام دیکھنا ہو گا
جس کی گردن توڑی گئی۔

،جب اُس کی گردن توڑی جاتی ہے
— تو سب کچھ ختم
ایک جھٹکا، ایک درد، اور قصہ تمام۔
لیکن ہمارے لیے ایسا نہیں
،جب شریعت کی راست سزا نازل ہوتی ہے
،اگر مسیح نے وہ سزا ہمارے لیے نہ سہی ہو
اور اگر ہم اُس پر ایمان لانے میں بے ایمان نکلیں۔

— پہلے روح بدن سے جدا ہو جاتی ہے
،بدن یہاں رہ جاتا ہے
،روح خُدا کے حضور حاضر کی جاتی ہے
اور وہ پہلے ہی اپنے انجام کی جھلک دیکھ لیتی ہے۔

،وہ خُدا کی حضوری سے نکال دی جاتی ہے
اور برہنہ حالت میں
نا قابلِ بیان اذیت میں ٹھہرائی جاتی ہے۔

،جب ہمارا خُداوند دولت مند آدمی کی موت کا منظر دکھاتا ہے
،تو وہ نیند کا ذکر نہیں کرتا
،بلکہ فرماتا ہے
،اُس نے عالم ارواح میں آنکھیں کھولیں
”جہاں وہ عذاب میں تھا۔“

،ایک لمحہ وہ زمین پر تھا
اور اگلے لمحہ جہنم میں۔

،وہاں اُس کی روح کو قیامت تک ٹھہرنا ہے
،اور پھر روح بدن میں واپس آتی ہے
اور بدن و روح دونوں

اُس بڑی عدالت میں کھڑے ہوں گے
جہاں ہر آنکھ
اُسے دیکھے گی جسے چھیدا گیا
اور اُسے اُس کے جلال میں دیکھے گی۔

—تب وہ عظیم اور آخری فیصلہ سنایا جائے گا، اور اُن بے توبہ لوگوں کے لیے یوں فرمایا جائے گا
پھر وہ اُن سے جو اُس کی بائیں طرف ہوں گے، کہے گا، اے ملعونوں، میرے سامنے سے دور ہو جاؤ اُس ابدی آگ میں، جو"
"ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

،میں کانپتا ہوں جب یہ کلمات ادا کرتا ہوں
لیکن تمہیں سننا ضروری ہے، تاکہ اُس عذاب کو محسوس نہ کرو۔
،اور ہمیں کہنا لازم ہے
تاکہ تمہاری جان کے خُون کے مجرم نہ ٹھہریں۔

،زندہ خدا کے نام میں
میں ہر اُس شخص سے مخاطب ہوں
:جس تک یہ آواز پہنچ سکتی ہے
،تجھے لازم ہے کہ مسیح تیرے لیے مرے
ورنہ تُو ہمیشہ کے لیے مرے گا۔
— یا تو کلوری یا جہنم
دونوں میں سے ایک۔

،یا تو اُس کا خون تیرے ضمیر پر چھڑکا جائے
ورنہ تیرا ہی خون تیرے سر ہو گا۔
— آج شب تیرے سامنے ہے
،توبہ یا ہلاکت
ایمان یا بربادی۔

کیونکہ میں تجھے خدا کے کلام
اور اُس کے پاک رُوح کی تعلیم کے مطابق یقین دلاتا ہوں
کہ تیرے لیے کسی اور مقام پر
امید کی ایک رمق بھی موجود نہیں۔

،شاید تُو کسی کلیسیا کا رکن ہے
اور بپتسمہ یا تصدیق کے ذریعہ
،نجات پانے کی امید رکھتا ہے
لیکن مسیح کے بغیر یہ سب لاحاصل ہیں۔

،شاید تُو کسی عبادت گاہ میں باقاعدگی سے آتا ہے
اور خود کو نجات یافتہ سمجھتا ہے
،کیونکہ تُو عقائد میں راست ہے
،لیکن تیری یہ راستی تیرے ساتھ فنا ہو گی
،اور اگر تُو اس پر بھروسہ کرے گا
تو یہ تیرے لیے فقط ایندھن ہو گی
جو دوزخ میں جلنے کے کام آئے گی۔

شاید تُو سوچتا ہے
کہ وصیت میں کچھ خیرات کے لیے چھوڑ دینا
یا غریبوں کو دل کھول کر دینا
،تیری بہت سی خطاؤں کو ڈھانپ دے گا
جیسے اخیعان نے سونے کی سلاخ چھپائی

— تاکہ خدا کی نظر اُس ناپاک شے پر نہ پڑے
لیکن اخیعان مارا گیا
— اگرچہ اُس نے اپنی چوری چھپائی تھی
اور تُو بھی ویسے ہی مارا جائے گا۔

،آہ! اگر آج رات کوئی فرشتہ یہاں آ کر بولتا
تو شاید تُو میری نسبت اُس کی بات زیادہ توجہ سے سنتا۔
لیکن وہ بھی تجھے اس سے زیادہ صاف اور سادہ پیغام نہ دے سکتا
،کہ تیرے لیے فقط ایک ہی امید ہے
،اور اگر تُو اُسے نظر انداز کرے
— تو پھر کوئی اُمید نہیں
نہیں، نہیں، ابد تک نہیں۔

،خُدا نے یہ خدمت فرشتوں کو نہیں
بلکہ ہم جیسے کمزور انسانوں کو دی ہے
،تاکہ ہم محبت سے تجھ سے بات کریں
اور ترس کھا کر تجھے سچ بتائیں۔

تُو کیوں ہلاک ہو گا؟
کیا تُو دُکھ کو نہیں جانتا؟
کیا تُو پہلے ہی کافی نہ سہ چکا؟
،بعض تم میں سے تو فاقوں کے درد جھیلنے ہیں
،کبھی سردی سے کانپتے ہو
— افلاس تمہیں خاک میں ملا دیتا ہے
کیا تُو ہمیشہ کے لیے محتاج رہے گا؟
کیا تُو ابد تک ایسے دُکھ اور مصیبتیں سہے گا
جو اِس دنیا کے دُکھوں سے کہیں بڑھ کر ہوں گی؟

میں کوئی ڈراؤنے خیالات گھڑ نہیں رہا
— تاکہ تجھے خوفزدہ کروں
!خدا نہ کرے
میں فقط وہی بیان کرتا ہوں
،جو خدا کے کلام میں لکھا ہے
اور تُو خود بھی دیکھ سکتا ہے کہ یہ سچ ہے۔

،مسیح نے فرمایا
،اگر تُم توبہ نہ کرو گے
،”تو سب ہلاک ہو گے۔
تُو کیوں ہلاک ہو؟
تُو کیوں مرے؟

،یسوع مسیح تیرے لیے منادی کیا جاتا ہے
اور ہم تجھ سے آج رات
:خدای اعلیٰ کے نام میں کہتے ہیں
،جو کوئی خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے
”وہ نجات پائے گا۔

،اگرچہ تیرے گناہ لال رنگ جیسے ہوں
— وہ اون کی مانند سفید ہو جائیں گے
اگر تُو فقط اُس پر بھروسا کرے۔

اگر تُو گناہ میں کتنا ہی دور نکل گیا ہو،
پھر بھی مسیح پر سادہ ایمان
تجھے وہاں سے واپس لا سکتا ہے۔

اور اگر تیرے گناہ تیری فطرت میں رچ بس گئے ہوں
اور وہ تیرے لیے ایسی عادت بن چکے ہوں
جیسے چیتے کے دھبے
— یا کوشی کے کالی رنگت
تو بھی یسوع کے خون کی قدرت ایسی ہے
کہ وہ چیتے کے دھبے مٹا سکتا ہے
اور کالے کو سفید کر سکتا ہے
اور انہیں پاک کر سکتا ہے
جو پہلے ناپاک تھے۔

کیونکہ یہ فقط گناہ کا الزام نہیں مٹاتا
بلکہ گناہ کی طاقت کو بھی توڑتا ہے۔

اگر تُو مسیح پر ایمان لائے گا
تو تجھے نئی فطرت ملے گی
نئی خواہشیں
نئے ذوق
نئے لطف۔

تُو اُن چیزوں سے نفرت کرے گا
جن سے پہلے محبت رکھتا تھا
اور اُن سے محبت کرے گا
جن سے پہلے نفرت تھی۔

بس ایمان لا”
— خداوند عمانوئیل کے خون پر
”بس یہی ہے، یہی سب کچھ ہے۔

ہاں، میں تجھے کہتے سنتا ہوں
”لیکن یہ تو بہت آسان ہے۔ بہت معمولی ہے۔“
اچھا،
اور یہ تیرے لیے کتنی بڑی رحمت ہے
کیونکہ اگر یہ مشکل ہوتا
تو تُو کیا کر پاتا؟

تُو بالکل نعمان کے حال میں ہے
جب نبی نے اُس سے کہا
”یردن میں سات بار غوطہ مار“
تو اُس نے کہا
”یہ تو بہت آسان ہے۔“
پھر اُس کے خادم نے کہا
”اے میرے باپ، اگر نبی تجھ سے کوئی بڑا کام چاہتا“
تو کیا تُو نہ کرتا؟
پھر جبکہ اُس نے تجھ سے کہا
”غسل کر اور پاک ہو جا“
تو تُو کیوں نہ کرے گا؟

بیچارا بندو پانچ سو میل تک خاک میں لوٹتا ہے تاکہ دریائے گنگا تک پہنچے
کیونکہ اُسے بتایا گیا ہے
کہ اگر وہ اس دُکھ بھری مسافت میں یوں خاک میں گرا رہے
تو اُس کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔

بیچاری جان، وہ بھی ہم جیسا ہی ہے۔
ہم سب بھی یہی کرتے
اگر ہمیں کامل یقین ہوتا
کہ اِس سے ہم نجات پا لیں گے۔

پھر چقدر زیادہ تعجب کی بات ہے
کہ جب مسیح یوں سادگی سے فرماتا ہے
،ایمان لا، ایمان لا، ایمان لا"
مسیح پر ایمان لا، اور زندہ رہ۔
بس اُس پر توکل کر
"اُسی پر بھروسا رکھ۔

کیا تُو میرے اِس پیغام کو بار بار سن کر اُکتا نہیں گیا؟
ہمیں بار بار یہی بات دہرانا پڑتی ہے۔
ہمیں وہی ہتھوڑا
،اُسی سندان پر مسلسل مارنا پڑتا ہے
وہی سُر بار بار چھیڑنا پڑتا ہے۔

آہ، اگر تم سب نجات یافتہ ہوتے
،اور مسیح پر ایمان رکھتے
تو ہم کسی اور مضمون کی طرف رجوع کرتے۔
لیکن جب تک ہر جان نجات نہ پا لے
ہم کچھ اور نہیں کر سکتے
سوائے اِس کے کہ وہی نرسنگا بجاتے رہیں۔

ایمان لا۔
قربانی پر بھروسا کر۔
مسیح کو اپنا بنا لے۔
،اپنی ذات سے نظر ہٹا
اور مسیح کو دیکھ

اپنے اعمال کو ترک کر۔
اپنی طاقتوں پر بھروسا کرنا چھوڑ دے۔
،اب، چاہے تُو ڈوبے یا تیرے
،ہر اور امید کو چھوڑ دے
،اور اُسی پر آرام کر
،اور اُسی پر بھروسا رکھ
اور فقط اُسی پر۔

شاید یہ سادہ الفاظ
کسی دُکھی دل کو
خوشخبری کی تسلی پہنچائیں۔
،اور اگر ایسا ہو
تو میں تجھ سے التجا کرتا ہوں
کہ فوراً اُس کی پیروی کر۔
اِسے مؤخر نہ کر۔

تأخیر نہ کر
— مسیح میں آرام پانا
ابھی — یہی سب کچھ ہے۔

مجھے یاد آ رہا ہے وہ صبح
جب میں نے پہلی بار
مسیح پر آرام پایا۔
میں اُسے کبھی، کبھی، کبھی نہیں بھول سکتا۔
میں شدید افسردگی میں مبتلا تھا۔
میں عبادت گاہوں میں جاتا تھا
میں نے اپنی طرف سے سب کچھ کیا
— لیکن مجھے کوئی سکون نہ ملا
یہاں تک کہ آخر کار
میں نے ایک سادہ مناد سے سنا
کہ: وہ یوں کہہ رہا تھا
”مجھ پر نظر کرو اور نجات پاؤ“
”اے زمین کے تمام کناروں کے لوگو“

یہاں کچھ کرنے کی ضرورت نہ تھی
— بس دیکھنا تھا
ایک احمق بھی یہ کر سکتا ہے
ایک بچہ بھی یہ کر سکتا ہے۔
— اس کے لیے کسی بڑی تعلیم کی ضرورت نہیں
صرف نظر کرنا ہے۔

لیکن تُو پوچھے گا
کس کو دیکھنا ہے؟
— ”سو، یہ ہے: ”مجھ پر
یعنی یسوع پر نظر کرو۔

وہاں وہ باغ میں ہے،
— جہاں اُس کا خون پسینے کی مانند ٹپک رہا ہے
ہر قطرہ تیرے لیے ہے — اُسے دیکھ
وہاں وہ پیلاطس کے کوڑوں سے چور ہے
— اُس کے کندھوں سے خون بہہ رہا ہے
ہر قطرہ تیرے لیے ہے — اُسے دیکھ

وہاں وہ صلیب پر جڑا ہوا ہے
— اُس کے ہاتھ خون سے تر ہیں
— ہر قطرہ تیرے لیے ہے
اُسے دیکھ
اُسے دیکھ

وہاں اُس کی پہلو چھیدی گئی ہے
— اور اُس میں سے خون اور پانی بہہ رہا ہے
— ہر قطرہ تیرے لیے ہے
اُسے دیکھ
اُسے دیکھ
بس اُسے دیکھ

نہیں،
— یہ ضروری نہیں کہ تُو سب کچھ سمجھ پائے
بلکہ دیکھ

نہیں،
— یہ ضروری نہیں کہ تُو یہ سب لکھ سکے
بس نظر کر، نظر کر۔

”اچھا،“ اُس مناد نے کہا
”جب وہ یہاں تک پہنچا
”وہ نوجوان جو اُس گیلری کے نیچے بیٹھا ہے“
بہت افسردہ معلوم ہوتا ہے۔
”میں سمجھتا ہوں وہ گناہ کے بوجھ کو محسوس کرتا ہے
لیکن وہ کبھی بھی
اُس بوجھ سے نجات نہ پائے گا
”جب تک کہ وہ مسیح کو نہ دیکھے۔
پھر اُس نے پکار کر کہا
”دیکھ! دیکھ! دیکھ!“
”اے نوجوان! ابھی دیکھ

خدا کا شکر ہو
— میں نے دیکھا
بس سادہ نظر کی
جیسے بیابان میں مرتے ہوئے لوگ
نحاسی سانپ کی طرف دیکھتے تھے۔

”انہوں نے اُس کی قیمت کا حساب نہ لگایا
”نہ اُس کے پیچ و خم کا نقشہ کھینچا
”نہ یہ سوچا کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے
نہ کسی حکیم سے پوچھا
— کہ اُنکھ دماغ پر کیسے اثر ڈالتی ہے
بلکہ فقط وہی کیا
— جو اُن سے کہا گیا تھا
”انہوں نے نظر کی
اور وہ زندہ ہو گئے۔

کیا تُو نظر کرے گا یا نہیں؟
”کیا تُو بھروسا کرے گا یا نہیں
اے نوجوان؟

— اُس سوال کے جواب پر
— جو رُوح القدس تجھ سے دلوا سکے
تیرا موجودہ سکون
اور تیری ابدی خوشی موقوف ہے۔

”اگر تُو کہے
— ”نہیں، میں نہ دیکھوں گا“
”تو اے مردِ عزیز
— تیرا خون تیرے ہی سر
!اگر تُو یسوع میں آرام نہ پائے

یہ نجات کی راہ
 کتنی سادہ،
 کتنی موزوں،
 کتنی مہربان ہے
 کہ میں
 جو تجھ سے اپنی جان سے محبت رکھتا ہوں
 یہ کہنے پر مجبور ہوں
 کہ اگر تُو یوں نجات نہ پانا چاہے
 تو تُو ہلاک ہونے کا حق رکھتا ہے۔

کیونکر وہ نہ ہوں دوزخ کے مستحق
 جو اس محبت کو ٹھکرائیں؛
 کیونکر نہ اُن پر قہر کے زنجیر ہوں
 “جو ان مہربان ہاتھوں کو حقیر جانیں

، آہ! کاش کہ اُس کے برخلاف
 تُو بس ایمان لائے
 اور ایمان لا کر زندہ ہو جائے۔
 آمین۔

تشریح: سی۔ ایچ۔ اسپرژن کی تفسیر سے
 خروج 29: 38 تا 46؛ یسعیاہ 53

خروج 29: 38 تا 46

:آیت 38

، اب یہ وہ قربانی ہے جو تُو مذبح پر چڑھایا کرے گا: دو ایک برس کے بَرے
 ہر روز، برابر۔

، یاد رکھ، جب تک یہودی سلطنت قائم تھی
 ہر صبح اور ہر شام
 قربانی کے بَرے کے ساتھ
 دن کا آغاز اور انجام ہونا تھا۔

:آیات 39 تا 42

، ایک بَرہ تُو صبح کو چڑھایا کرے
 اور دوسرا بَرہ شام کو چڑھایا کرے۔
 اور اُس ایک بَرے کے ساتھ
 ایک غُسر حصہ باریک آٹا
 ، چوتھائی بین پیسا ہوا تیل ملا کر
 اور چوتھائی بین مے
 بطور تقدیس کی نذر چڑھایا جائے۔
 ، اور دوسرا بَرہ شام کو چڑھایا جائے
 اور اُس کے ساتھ بھی وہی نذر اور تقدیس کی نذر ہو
 ، جو صبح کو کی جاتی ہے
 ، خوشبو کی قربانی کے طور پر
 جو خُداوند کے حضور آگ سے گزر کر چڑھائی جاتی ہے۔

یہ تمہاری پشت در پشت نسلوں کے لیے
 ، ہمیشگی کی سوختنی قربانی ہوگی
 اجتماع کے خیمہ کے دروازہ پر

خُداوند کے حضور
جہاں میں تجھ سے ملاقات کروں گا
اور وہاں تجھ سے کلام کروں گا۔

دیکھ، بڑہ ہی ملاقات کا مقام ہے۔
خُدا اپنے لوگوں سے اُس وقت آتا ہے
— جب وہ اُس کے حضور بڑے کے وسیلہ سے آتے ہیں
صبح اور شام کے بڑے کے ساتھ۔

:آیت 43

،اور وہاں میں بنی اسرائیل سے ملاقات کروں گا
اور خیمہ اجتماع میری شوکت سے مُقدس ٹھہرے گا۔

— خُدا کی شوکت بڑے میں ہے
وہیں وہ اپنے لوگوں پر
اپنے لامحدود فضل کی شوکت کو ظاہر کرنے میں مسرور ہوتا ہے۔

:آیات 44 تا 45

اور میں خیمہ اجتماع کو
:اور مذبح کو مُقدس ٹھہراؤں گا
میں ہارون اور اُس کے بیٹوں کو بھی مُقدس ٹھہراؤں گا
تاکہ وہ کہانت کی خدمت میں میری خدمت کریں۔
اور میں بنی اسرائیل کے درمیان سکونت کروں گا
اور اُن کا خُدا ٹھہروں گا۔

— لیکن یہ سب بغیر بڑے کے نہیں
صبح و شام کی یہ قربانی
خُدا کے اپنے لوگوں کے ساتھ برتاؤ کا نشان اور ذریعہ ہے۔

:آیت 46

اور وہ جانیں گے
،کہ میں خُداوند اُن کا خُدا ہوں
جو اُن کو ملک مصر سے نکال لایا
:تاکہ میں اُن کے درمیان سکونت کروں
میں خُداوند اُن کا خُدا ہوں۔

...اب اسی بڑے کے متعلق ہم پڑھتے ہیں

پسعیاء 53

(مُقدس عبارت۔ ہر ایماندار کے دل میں کندہ ہونی چاہیے، بچوں کی مانند جو الف بے سیکھتے ہیں۔)

:آیت 1

کون ہے جس نے ہماری خبر پر ایمان لایا؟ اور خُداوند کا بازو کس پر ظاہر ہوا؟
یہ خُدا کے مردوں کی پیہم فریاد ہے۔
،وہ جو خُدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں کہ خُدا کے بڑہ کی گواہی دیں
انہیں کوئی آسان راہ نصیب نہیں۔
شکستہ دلوں کے ساتھ
،وہ اپنے آقا کے حضور فریاد کرتے ہیں
"کون ہے جس نے ہماری منادی سنی؟ اور خُداوند کا زور کس پر ظاہر ہوا؟"

:آیت 2

۔وہ اُس کے سامنے کونپل کی مانند اُگے گا، اور خشک زمین سے نکلی ہوئی جڑ کی مانند

نہ اُس کی صورت ہے نہ جمال؛
اور جب ہم اُسے دیکھیں، تو کوئی خوبصورتی نہ ہو گی کہ ہم اُس کے مشتاق ہوں۔

جسمانی دل کبھی بھی مسیح میں حُسن کو نہیں دیکھتے — پہلے، نہ اب۔
مسیح، جو بڑی قربانی کے طور پر آیا
ہمیشہ رد کیا گیا۔

:آیات 3 تا 5

وہ آدمیوں سے حقیر و مردود تھا،
رنج کا مرد اور بیماریوں سے آشنا؛
اور ہم نے گویا اُس سے منہ چھپا لیا
وہ حقیر جانا گیا، اور ہم نے اُسے کچھ نہ جانا۔
یقیناً اُس نے ہماری بیماریوں کو اُٹھا لیا
اور ہمارے غموں کو برداشت کیا؛
تو بھی ہم نے اُسے خُدا کا مارا، پیٹا اور دُکھ دیا ہوا سمجھا۔
لیکن وہ ہماری خطاؤں کے سبب سے گھائل کیا گیا
ہماری بدکاریوں کے باعث کُچلا گیا؛
ہماری سلامتی کی تادیب اُس پر ہوئی
اور اُس کے مار کھانے سے ہم شفا یاب ہوئے۔

مبارک ہو اُس کے نام کو
ہم میں سے بعض دل کی خوشی سے کہہ سکتے ہیں
"اُس کے مار کھانے سے ہم نے شفا پائی۔"

:آیات 6 تا 7

ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے
ہم میں سے ہر ایک اپنی راہ پر پہرا؛
اور خُداوند نے ہم سب کی بدکاری اُس پر لادی۔
وہ ستایا گیا، تو بھی اُس نے اپنا منہ نہ کھولا؛
وہ ذبح ہونے کے لیے بڑھ کی مانند لایا گیا
اور جیسے بھیڑ اپنے بال کاٹنے والوں کے سامنے چُپ رہتی ہے
ویسے ہی وہ خاموش رہا۔

— "وہ ستایا گیا، تو بھی اُس نے اپنا منہ نہ کھولا"
ہمارا مبارک آقا
صلیب پر اُس کی سات پُکاریں سُنائی دیتی ہیں
ہر ایک بھی شکایت نہیں
نہ دشمنوں کے خلاف فریاد۔
... وہ ذبح ہونے کو بڑھ کی مانند لایا گیا"
"خاموش، بالکل خاموش رہا۔"

:آیات 8 تا 9

وہ قید اور عدالت سے اُٹھا لیا گیا؛
اور اُس کی نسل کو کون بیان کرے؟
کیونکہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ دیا گیا؛
میرے لوگوں کی خطا کے سبب سے وہ مارا گیا۔
اور وہ شہریروں کے ساتھ اپنی قبر میں رکھا گیا
اور دولتمند کے ساتھ اپنی موت میں؛
حالانکہ اُس نے کوئی ظلم نہ کیا
اور نہ اُس کے منہ میں کوئی فریب تھا۔

:آیت 10

تو بھی خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کُچلے؛
اُسے رنج دینے میں اُس کی خُشنودی تھی؛
جب تو اُس کی جان کو گناہ کی قربانی بنائے گا
،وہ اپنی نسل کو دیکھے گا
،وہ اپنے ایام کو دراز کرے گا
اور خُداوند کی مرضی اُس کے ہاتھ سے پوری ہو گی۔

"تو بھی خُداوند کو پسند آیا کہ اُسے کُچلے۔"
اگر کبھی کوئی تھا
،جسے خُدا ہر دُکھ سے بچاتا
تو وہ یسوع مسیح تھا۔
،اگر وہ اپنے گناہوں کے لیے نہیں بلکہ دُوسروں کی جگہ مارا گیا
تو وہی اُس کا جواز ہے۔
ورنہ یہ تاریخ کی سب سے بڑی بے انصافی ہوتی
کہ مسیح کو مرنا پڑے۔

:آیات 11 تا 12

وہ اپنی جان کی مشقّت کو دیکھے گا اور سیر ہو گا؛
اپنی معرفت سے میرا صادق خادم بہتوں کو راستباز ٹھہرائے گا؛
کیونکہ وہ اُن کی بدکاریاں اُٹھائے گا۔
،اس لیے میں اُسے بزرگوں کے ساتھ حصّہ دُوں گا
اور وہ زور آوروں کے ساتھ لوٹ تقسیم کرے گا؛
،کیونکہ اُس نے اپنی جان موت کے لیے اُنڈیلی
اور وہ خطاکاروں میں شمار کیا گیا؛
،اور اُس نے بہتوں کا گناہ اُٹھایا
اور خطاکاروں کے لیے شفاعت کی۔

"وہ اپنی جان کی مشقّت کو دیکھے گا اور سیر ہو گا۔"
!اے، کیا خوشی کی بات ہے ہمارے لیے
اُس کا درد بے فائدہ نہ تھا؛
،اُس کا درد
،جو ایک جِنے والی عورت کی مانند تھا
—ایک جلالی پیدائش لایا
،نجات کی پیدائش
بیشمار جانوں کے لیے۔
یہی اُس کی مزدوری ہے۔

آمین۔